فاروق کے فرائض

(ایڈیٹر اخبار فاروق کو چند نصائح)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق کے فرائض

(مؤرخہ ۷- اکتوبر ۱۹۱۵ء)

حضرت مصلح موعود فضل عمر نے ذیل کے نصائح فاروق کے لئے اپنے دست مبارک سے رقم فرما کر عطا فرمائے- عاجز ایڈیٹر فاروق خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ القادر اپنے فضل سے بہ طفیل سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و بہ تصدق امام ربانی مرسل یزدانی حضرت مسیح موعود قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کر فاروق کو اسم بامسمّٰی بنائے- آمین- (ایڈیٹر)

دعا سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ فاروق کے اجراء میں آپ کی مدد فرمائے اور اس کے چلانے میں آپ کی تائید فرمائے- آمین رب العالمین-

نصیحت اس کے بعد میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اس نام کی طرف جو آپ نے اپنے اخبار کے لئے پسند کیا ہے متوجہ رہیں اور اسے اپنے ذہن سے کبھی نہ اترنے دیں اَلْاَسْمَاءُ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ نام آسمان سے اترتے ہیں یعنی جو مفہوم کسی کے نام سے ادا ہوتا ہے اسی کے مطابق اس کے افعال ہوتے ہیں یہ بات دنیا کے تجربہ سے کہاں تک درست ثابت ہوتی ہے اس سے مجھے اس وقت غرض نہیں لیکن یہ قول ایک رنگ میں ضرور پورا ہو رہا ہے یعنی مختلف اشیاء کے ایسے نام رکھے جاتے ہیں کہ جن سے ان کا آئندہ کام بتانا مقصود ہوتا ہے اور پھر اس نام کے مفہوم کی پیروی کی جاتی ہے-

نام مطابق کام

یورپ تو اس نکتہ کا ایسا شیدا ہے کہ وہاں ہر ایک دکان کا کچھ نام رکھا جاتا ہے اور اکثر کوشش کی جاتی ہے کہ اس نام میں ہی اس دکان کا کام بھی بیان ہو جائے اور یہ کبھی نہ ہوگا کہ ایک دکان کے نام میں تو یہ ظاہر کیا جائے کہ اس میں جوتیوں کی تجارت ہوتی ہے اور در حقیقت وہاں ٹوپیوں کی تجارت ہوتی ہو غرض نام کام بتانے کے لئے رکھے جاتے ہیں اور ان ناموں کی پابندی کی جاتی ہے اور جب کسی دکان کا کام بدلنا ہوتا ہے تو پہلے اس کا نام بدلتے ہیں۔

کام خلافِ نام

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جہاں انسانوں میں اس بات کا خیال ہے کہ وہ اپنی دکان یا اپنے کارخانہ کے نام کے مطابق اپنے کاموں کو رکھتے ہیں وہاں اپنے ناموں کے متعلق ان کو اس قدر فکر نہیں ہوتی کہ ہمارا نام کیا ہے اور ہمارے کام کیا ہیں ایک دکان کا نام اگر کتب فروشی کی دکان رکھا جاتا ہے تو اس بات کی پابندی کی جاتی ہے کہ وہاں کتابیں ہی فروخت ہوں اور اگر ایک کارخانہ کا نام فلورملز ہوتا ہے تو آٹا پیسنے کا ہی کام وہاں کیا جاتا ہے لیکن کتنے عبدالرحمٰن ہیں جو در حقیقت عبدالشیطان ہیں؟ کتنے عبدالغنی ہیں جو حرص و آز میں مبتلا ہیں؟ اور کتنے دارا شکوہ ہیں جن کی راتیں جھونپڑیوں میں اور دن کھلیانوں میں کٹتے ہیں؟ اور کتنے آسمان جاہ ہیں جن کو سر چھپانے کے لئے زمین کی کوئی غار بھی نصیب نہیں؟ پھر کتنے اکرام الدین ہیں کہ ان کا وجود دین کے لئے بدنامی اور ذلت کا باعث ہو رہا ہے؟ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ لوگ کتنے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں کیونکہ ان کا گننا ناممکن ہے دنیا کے پردہ پر کوئی بستی کوئی قصبہ کوئی شہر کوئی ملک ایسا نہیں جو ان نمونوں سے خالی ہو۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں جو ان نمونوں سے پُر نہ ہو مگر باوجود اس کے وہی انسان جو اپنے نام کی عزت نہیں کرتا اور اس کے مطابق اپنے کاموں کو کرنے کی فکر نہیں کرتا اس کا تمام تر زور یہ ہوتا ہے کہ اس کی دکان یا اس کے کارخانہ کا جو نام ہے اس کے مطابق اس کا کام بھی ہو کیا یہ ایک عجیب بات نہیں؟ لیکن کتنے آدمی ہیں جن کی توجہ اس طرف پھری ہو اور انہیں اس دل شکن تماشہ کا علم بھی ہؤا ہو جیسے تماشہ کرنے والے انسان اور نام اور لباس پہن کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اسی طرح اکثر انسان اپنے حقیقی ناموں کو بدل بدل کر اپنے ہم جنسوں کے سامنے آتے ہیں لوگ اپنے روپیہ کو ضائع کر کے تھیٹروں میں اپنے نام بدلنے والوں کا تماشہ دیکھنے جاتے ہیں لیکن نہیں سمجھتے کہ یہ تماشہ تو ہر گھر میں جاری ہے اور رات اور دن ہو رہا ہے اور پھر

اس کے لئے کوئی ٹکٹ بھی نہیں کوئی قیمت نہیں ایک سنگدل انسان جس کا پیشہ ظلم اور جور ہے جس کے دل میں رحم کبھی پیدا نہیں ہوتا اپنا نام محمد لطیف بتاتا ہے اور ایک شخص جو بخل اور کنجوسی کا مجسمہ ہے اور ایک پیسہ فی سبیل اللہ خرچ نہیں کر سکتا اپنا نام محمد احسان ظاہر کرتا ہے۔ خیر یہ تو ایک درمیانی بات تھی۔ میں یہ بیان کرنا چاہتا تھا کہ نام درحقیقت کام کے اظہار کے لئے ہوتے ہیں اور صرف شناخت کے لئے علامت ہی نہیں ہوتے بلکہ اصل غرض ان سے کام کا بتانا ہی ہوتا ہے۔

فصاحت عربی

اور یہ بات اس زبان سے بخوبی ظاہر ہے جو الہامی زبان ہے اور جس کا نام (یعنی عربی) ہی بتا رہا ہے کہ وہ ایک فصاحت سے پر اور غلطیوں سے پاک زبان ہے اور دوسری عجمی زبانوں کی طرح خیالات انسانی کے ادا کرنے میں ناکافی ثابت نہیں ہوتی اس زبان میں جس قدر اشیاء کے نام ہیں وہ ان کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ نام کام کے اظہار کے لئے ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں پس فاروق کو بھی اسم بامسمّٰی ہونا چاہئے اور اس وسیع دنیا کے کروڑوں ایکٹروں کی طرح ایک ایکٹر نہیں بننا چاہئے کہ اس کا نام تو فاروق ہو لیکن وہ فاروقی صفات سے عاری ہو۔

فاروق کا کام

فاروق عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس کے دو معنے ہیں ڈرنے والا اور حق و باطل میں فرق کرنے والا پس فاروق کے مضامین یہ دونوں رنگ اپنے اندر رکھیں تب فاروق کے نام کا وہ مستحق ہو سکتا ہے اس کے مضامین خشیت الٰہی سے لکھے جائیں اور خشیت الٰہی کے پیدا کرنے والے ہوں کیونکہ خدائے تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھنے والے لوگ دوسروں کے دل میں خشیت پیدا کرنے کا باعث بھی ہو جاتے ہیں اسی طرح اس میں حق و باطل میں فرق کر کے دکھایا جائے اور کبھی اس بات کے منوانے کی کوشش نہ کی جائے جو خود منوانے والے کے نزدیک غلط ہو اور اگر کبھی غلطی بھی ہو جائے تو اس کا اعتراف کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔

گورنمنٹ کی وفاداری

اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بہت احسان ہیں اگر ہماری سمجھ میں وہ احسان نہ بھی آئیں تب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس حکومت میں پیدا ہونا ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہ حکومت خدائے تعالیٰ کی نظروں میں دنیا کی تمام موجودہ حکومتوں سے زیادہ رعایا پرور اور

انصاف پسند ہے حضرت مسیح موعودؑ اپنی تمام عمر اس گورنمنٹ کی فرمانبرداری پر زور دیتے رہے ہیں پس اس نازک وقت میں کہ ہندوستان مختلف تحریکوں کی آماجگاہ بن رہا ہے فاروق کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ ہر ایک مشکل میں گورنمنٹ برطانیہ کا مددگار ہو اور نیک ارادوں کو لوگوں کے ذہن نشین کرنے کا آلہ۔

مگر ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رہے کہ ہماری خدمت بے ریا ہے اور بغیر کسی خواہش کے ہے پس خوشامد کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں انسان غلطی کر سکتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی بھی انسانوں کی بنی ہوئی ایک گورنمنٹ ہے وہ بھی غلطی کر سکتی ہے اور کرتی ہے پس ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ اس کی ہر ایک کارروائی کو جو اپنی ضمیر کے کیسی ہی خلاف کیوں نہ ہو خوبصورت کر کے دکھایا جائے بلکہ اگر ایسا کوئی موقعہ ہو تو گورنمنٹ سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ فوراً اسے درست کر دے گی اور لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ ایجی ٹیشن کے ذریعہ سے وہ گورنمنٹ کا مقابلہ نہ کریں بلکہ جس طرح ایک باپ سے بیٹا امیدوار ہوتا ہے کہ اس کی تکلیف کو وہ دور کرے گا اسی طرح گورنمنٹ سے امید رکھیں کہ وہ اس کی تکلیف کو دور کرے۔ غرض نیک باتوں کی تعریف کرنا اور اگر گورنمنٹ کسی بات میں غلطی کرے تو لوگوں کو تسلی اور تسکین دینا اور گورنمنٹ کے نیک ارادوں اور صاف نیت کو لوگوں پر ظاہر کرنا یہ فاروق کی پالیسی ہونی چاہئے۔

فاروق کے مضامین

فاروق کے مضامین کی عبارت سنجیدہ ہو کہ ہنسی اور ٹھٹھا مؤمن کے شایان شان نہیں۔ مضامین کے الفاظ گو زور دار ہوں لیکن گالیوں سے بالکل خالی ہوں کہ گالی کا فائدہ کچھ نہیں ہوتا۔ دشمن کے خلاف اس رنگ میں لکھنا چاہئے کہ غیر تو غیر خود دشمن کا دل بھی محسوس کر لے کہ متانت اور اخلاص اور خیر خواہی سے مضمون لکھا گیا ہے کیونکہ اس کے بغیر ہدایت نہیں ہوتی اور ہدایت کے سوا اور کیا چیز ہے جس کے لئے مضمون لکھا جاتا ہے؟ وہ انسان کسی عزت کے قابل نہیں جو صرف لوگوں کو خوش کرنے کے لئے چٹخارہ دار مضامین لکھتا ہے یا اپنے دل کا غصہ ظاہر کرنے کے لئے سختی سے کام لیتا ہے اخلاص اور اصلاح مدِّنظر ہو اور اس کے بغیر نہ کوئی مضمون لکھا جائے اور نہ چھاپا جائے۔

اخبارات سے بہترین خدمت ہو سکتی ہے

اس وقت اخبارات کی بڑی قدر ہے اور لوگ اخبارات کے پڑھنے کے عادی ہیں

وہ لوگ جو کتابیں نہیں پڑھ سکتے اخبارات کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتے ہیں اور اخبار اس وقت تعلیم یافتہ لوگوں کی غذا ہو گیا ہے پس ایک اخبار نویس بنی نوع انسان کی بڑی خدمت کر سکتا ہے اور اس کے لئے قرب الٰہی کا دروازہ کھلا ہے اسلام اس وقت سخت مصیبت میں ہے اور دنیا کی نظر میں ایک بدصورت بڑھیا کی شکل کے مشابہ ہے اس کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ایک ایسی خدمت ہے جو خدائے تعالیٰ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے اس کام میں دل و جان سے مشغول ہوں کہ فاروق کا نام اسی بات کا طالب ہے اسلام کے سوا اور کونسا حق ہے۔ اور حق و باطل میں فرق کرنا ہی تو فاروق کا کام ہے پس اسلام کی صداقت کو اسلام کے مدعیوں اور دیگر مذاہب کے پیرؤوں کے سامنے پیش کرنا فاروق کا بڑا کام ہونا چاہئے آنحضرت ﷺ سے بڑا فاروق اور قرآن کریم سے بڑا فرقان آج تک خدائے تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہؤا پس اس فاروق اور اس فرقان کو دنیا کے آگے پیش کریں کہ جب تک انسان ان کی محبت کی عینک کو آنکھوں پر نہیں لگاتا اسے حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ دنیا نے کسی انسان پر اس قدر ظلم نہیں کیا جس قدر کہ آنحضرت ﷺ پر۔ جس قدر وہ حسین ہے اسی قدر لوگوں نے اس کی عیب گیری کی ہے اور بے دردانہ طور سے اس پر حملے کئے ہیں ان حملوں کا نرمی، محبت اور اخلاص سے جواب دیں اور اس کے وجود کا کمال مسیح موعودؑ کے آئینہ میں ظاہر کریں کہ وہ اپنی صفائی کی وجہ سے اس کے حسن کو پورے طور پر ظاہر کرنے والا ہے۔

فاروق کی نظر وسیع ہو اور یہ نہ ہو کہ ایک معاملہ کی طرف متوجہ ہوئے تو اسی میں لگ گئے بلکہ ہر ایک بات پر اتنا ہی زور ہو جس قدر اسکے مناسب ہے اور ایک دشمن کے مقابلہ میں دوسرے دشمنوں کو بھلا نہ دیا جائے کہ ایسا کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا نیک نیتی اور اخلاص پر سب کاموں کی بناء ہو کیونکہ جس شخص کے کاموں کی ان پر بناء ہوتی ہے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کی مدد فرمائے۔ آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار

مرزا محمود احمد